بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

بجز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۵ شعبان ۱۴۰۰ھ ؛ ۱۹ احسان ۱۳۵۹ ہش ؛ ۱۹ جون ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۳۹

اخبار احمدیہ

۔۰ ربوہ ۱۸ احسان/جون۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

انفکشن ابھی چل رہی ہے۔ عام صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو جلد از جلد صحت یابی عطا کرے۔ آپ کے عالمگیر مقاصد عالیہ میں روح القدس کی تائید سے نوازے۔ آپ کو ہر دکھ تکلیف اور شر سے محفوظ رکھے۔ اور حامی و ناصر ہو آمین

۔۰ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ دو تین دن سے طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ احباب کرام توجہ اور درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ عطا کرے اور بابرکت لمبی عمر عطا کرے آمین۔

دلچسپ علمی اجلاس

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے زیر صدارت ایک دلچسپ علمی اجلاس مورخہ ۲۰ جون بروز جمعہ بعد نماز مغرب جامعہ ہال میں منعقد ہو رہا ہے جس میں مکرم مرزا محمد افضل صاحب ایک فارسی کتاب "خیب ہا پیش آور" کا خلاصہ پیش کریں گے احباب استفادہ فرمائیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

ایم ایس سی واقفین کے لئے خصوصی پروگرام

ایم ایس سی پاس واقفین نصرت جہاں جن کا انٹرویو ہو چکا ہے، وہ ۲۳ جون بروز سوموار سوا سات بجے دفتر نصرت جہاں ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ایک خصوصی ملاقات کے لئے پہنچ جائیں۔ جو دوست کسی انٹرویو میں اب تک شامل نہیں ہو سکے۔ یا اب وقف کا ارادہ رکھتے ہوں۔ وہ اپنے کاغذات کے ہمراہ ۲۲ جون صبح نو بجے ہمارے دفتر میں انٹرویو کے لئے پہنچ جائیں۔ اس انٹرویو کے بعد وہ بھی خصوصی ملاقات میں شامل ہو سکیں گے

یاد رہے کہ ۲۳ جون کو فضل عمر درس القرآن کلاس اور ہمارا نصرت جہاں کا تربیتی کورس پندرہ دن کے لئے شروع ہو رہے ہیں۔ جن سے سب واقفین کا استفادہ کرنا ضروری ہے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے

یہ جو ذاتیں ہیں یہ کوئی وجہ شرافت نہیں حقیقی عظمت کا باعث صرف تقویٰ ہے

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ (الحجرات۔ ۱۴)

ترجمہ:۔ اللہ (تعالیٰ) کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ اَتْقَاهُمْ (بخاری)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے عزت والا کون ہے۔ حضور نے فرمایا لوگوں میں سے جو زیادہ متقی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"بعض آدمی بڑدل کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں۔ لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے، اس کی دلجوئی کرے، اس کی بات کی عزت کرے، کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (سورۃ ق) تم ایک دوسرے کا چڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فساق و فجار کا ہے جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو جب ایک ہی چشمہ سے کل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ

یہ جو مختلف ذاتیں ہیں یہ کوئی وجہ شرافت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے محض عرف کے لئے یہ ذاتیں بنائی ہیں۔ اور آجکل تو صرف بعد چار پشتوں کے حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہے۔ متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ میرے نزدیک ذات کوئی سند نہیں۔ حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۶، ۳۷)

روزنامہ الفضل ربوہ

۵ر شعبان ۱۴۰۰ھ

۱۹ر احسان ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبیاء کرامؑ کی دعوت کا نقطۂ مرکزی

انبیاء کرامؑ کی دعوت کا نقطۂ مرکزی ایک ہی تھا اور وہ یہ کہ اے لوگو! ہر طرف سے منقطع ہو کر خدا کی طرف آجاؤ اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ۚ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ۚ

(الذّٰریٰت آیات ۵۱، ۵۲)

ترجمہ:۔ پس (چاہیئے کہ) تم اللہ کی طرف دوڑو میں اس کی طرف سے تمہیں ببانگ بلند ہوشیار کرنے والا بن کر آیا ہوں۔ اور تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بناؤ۔ میں اس کی طرف سے تمہاری طرف ایک کھلا کھلا ہوشیار کرنیوالا ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ڈرانے اور ہوشیار کرنے والا آتا ہی اُس وقت ہے جب دنیا والے خدا سے غافل ہو کر دنیا اور اس کی مرغوبات میں مستغرق ہو جاتے ہیں۔ زبانوں پر تو خدا کا نام ضرور ہوتا ہے لیکن دل اُس کی محبت سے خالی ہوتے ہیں اور اس لئے خالی ہوتے ہیں کہ اُن میں خدا کے سوا اس دنیا کی فانی اور آنی چیزوں اور رشتوں کی محبت جاگزیں ہوتی ہے۔ جب دل خدا تعالیٰ کی محبت سے خالی ہو جائیں اور احکام الٰہی کی اطاعت کا جوش سرد پڑ جائے تو پھر انسان اپنی نفسانی خواہشات کو ہی اپنا الٰہ بنا لیتا ہے اور اُنہی کے اشاروں پر چلتا ہے۔ ایسا شخص ہرگز موحد نہیں ہوتا۔ شرک اس کے رگ و پے میں سرایت کر جاتا ہے اور پھر بھی سمجھتا یہ ہے کہ وہ موحد ہے۔ جب یہ وبا عام ہو جائے اور لوگ بحیثیت مجموعی نفسانی خواہشات کو اپنا معبود بنا کر اُنہی کے اشاروں پر چلنے لگیں، فسق و فجور کا ارتکاب کھلے بندوں ہونے لگے اور جرائم کی گرم بازاری اپنی انتہا کو پہنچ جائے اور لوگوں کے قدم تباہی کی طرف اُٹھنے لگیں تو خدا تعالیٰ اپنے فرستادہ کے ذریعہ انہیں خبردار ضرور کرتا ہے اور اس آنے والے کی پکار یہی ہوتی ہے کہ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ یعنی یہ کہ ہر طرف سے ناطہ توڑ کر خدا ہی کی طرف دوڑو اور اسکی پناہ میں آجاؤ۔

ہر طرف سے رشتہ توڑ کر خدا کی طرف آنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ انسان دنیا اور اس کی ہر شے سے بے تعلق ہو کر یکسر تارک الدنیا بن جائے اور رہبانیت اختیار کر لے بلکہ خدا کی طرف آنے سے مراد یہ ہوتی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کو ہر چیز پر مقدم کر لے۔ دنیا کی کوئی چیز اور کوئی رشتہ اطاعتِ خداوندی کی راہ میں روک نہ بن سکے اور اس کے تمام دنیوی تعلقات اطاعتِ الٰہی کے دائرہ میں ہی استوار ہوں اس سے باہر ہو کر کسی تعلق یا واسطہ کا امکان باقی نہ رہے۔ تعلق باللہ کی یہی وہ کیفیت ہے جو مامورین الٰہی اپنے متبعین میں پیدا کر دکھاتے ہیں اور وہ اپنی اس حیثیت میں دوسروں سے ممتاز نظر آنے لگتے ہیں اور اسی بنا پر بلا قصور دنیا والوں کے نزدیک قابل مواخذہ ٹھہرتے ہیں حالانکہ دنیا والے اپنے مشرکانہ طرزِ عمل کی وجہ سے خود خدا تعالیٰ کی نگاہ میں قابل مواخذہ ہوتے ہیں۔ جبھی تو انہیں مخاطب کر کے خدا تعالیٰ کی طرف بلانے والا اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ کی ندا فرد بلند کرتا ہے اور بار بار بلند کرتا ہے۔ جیسا کہ آیات مذکورہ بالا سے ظاہر ہے۔

الغرض حقیقی موحد بننے کے لئے خدا تعالیٰ کو ہر چیز پر مقدم کرنا اور ہمیشہ مقدم رکھنا از بس ضروری ہے اس کے بغیر کوئی شخص کبھی حقیقی موحد نہیں بن سکتا۔ اگر کوئی انسان اپنے دنیوی علائق کو مقدم رکھتا ہے اور اس کے باوجود سمجھتا ہے کہ وہ مشرک نہیں بلکہ موحد ہے تو وہ اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ وہ بہت بڑا خطرہ مول لے رہا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقی موحد بننے کیلئے خدا تعالیٰ کو ہر چیز پر مقدم رکھنے پر بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ کے اس مفہوم کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ایمانداری تو یہی ہے کہ خدا سے خاص تعلق رکھا جائے اور دوسری سب چیزوں کو اس کے مقابلہ میں ہیچ سمجھا جائے۔ جو شخص اولاد کو یا والدین کو یا کسی اور چیز کو ایسا عزیز رکھے کہ ہر وقت اُنہی کا فکر رہے تو وہ بھی ایک بُت پرستی ہے۔ بت پرستی کے یہی تو معنے نہیں کہ ہندوؤں کی طرح بُت لیکر بیٹھ جائے اور اس کے آگے سجدہ کرے۔ حد سے زیادہ پیار و محبت بھی عبادت ہی ہوتی ہے۔ ہمیں تو بچپن سے اس بات کی سمجھ آگئی تھی اور اب بھی ہمارا لڑکا مبارک احمد فوت ہو گیا ہے اور اگر ایک مبارک کی جگہ لاکھ مبارک بھی آجائے اور خدا تعالیٰ فرمائے کہ یا ان کی طرف جاؤ یا ہماری طرف تو قسم بخُدا ایک منٹ کیلئے یا ایک سیکنڈ کیلئے بلکہ اس کے ہزارویں حصہ کے لئے کبھی دل میں یہ خیال نہ پیدا ہو کہ اُس کی طرف نہ جائیں اور مبارک احمد کی طرف چلے جاویں۔ اولاد چیز کیا ہے۔ بچپن سے ماں اس پر جان فدا کرتی ہے مگر بڑے ہو کر دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے لڑکے اپنی ماں کی نافرمانی کرتے ہیں اور اسے گستاخی سے پیش آتے ہیں۔ پھر اگر فرمانبردار بھی ہوں تو دکھ اور تکلیف کے وقت وہ اس کو ہٹا نہیں سکتے۔ ذرا سا پیٹ میں درد ہو تو تمام عاجز آجاتے ہیں۔ نہ بیٹا کام آسکتا ہے نہ باپ، نہ ماں، نہ کوئی اور عزیز اگر کام آتا ہے تو صرف خدا۔ پس ان کی اس قدر محبت اور پیار سے فائدہ کیا جس سے شرک لازم آئے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ۔ اولاد اور مال انسان کیلئے فتنہ ہوتے ہیں۔ دیکھو اگر خدا کسی کو کہے کہ تیری کُل اولاد جو مر چکی ہے زندہ کر دیتا ہوں مگر پھر میرا تجھ سے کچھ تعلق نہ ہوگا تو کیا اگر وہ عقلمند ہے اپنی اولاد کی طرف جانے کا خیال بھی کرے گا؟ پس انسان کی نیک بختی یہی ہے کہ خُدا کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھے۔ ....

پس میں تم کو سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا کے سوا جس چیز کی انسان خواہش کرتا ہے نہ وہ اس کو ملتی ہے نہ خُدا۔ کیونکہ اُس کے سوا ہر ایک چیز فانی ہے لیکن جو شخص خدا تعالیٰ کو پسند کرتا ہے اس کو خدا بھی ملتا ہے اور دوسری چیزیں بھی ملتی ہیں اور اس کی جو خواہش ہوتی ہے وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔ اب میں نے جو کچھ خدا کے لئے کہنا تھا کہہ چکا۔ تم کو چاہیئے کہ اپنے دین کی حفاظت کرو۔"

(الحکم ۲۲ر اگست ۱۹۰۸ء بحوالہ ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۳۱ تا ۳۳۳)

چشمِ کرم

دے دیا اُس کو ہی پھر جس نے دیا تھا دل مجھے
اور دنیا میں ملا کوئی نہ اِس قابل مجھے

ہاں وہی معصوم سا دل جس کو حُسنِ عارضی
لُوٹنے کی تاک میں تھا دیکھ کر غافل مجھے

اُس بہارِ حسن کی چشمِ کرم کا ہے کمال
آگیا آسان کر لینا ہر اک مشکل مجھے

دشتِ ظُلمت میں پھرا کرتا تھا سرگرداں میں
اب دکھاتا ہے وہ خود ہر دم رہِ منزل مجھے

جس کے انوارِ نبوّت سے ہے روشن کائنات
مل گیا وہ پیشوا وہ رہبرِ کامل مجھے

واسطہ تجھ کو محمّد مصطفٰےؐ کے پیار کا
اپنے بندوں میں ہی رکھنا تا ابد شامل مجھے

دی ہوئی تیری تو دوزخ بھی مجھے منظور ہے
اُس سے ہو جائے اگر تیری رضا حاصل مجھے

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تخلیقِ آدم کا جُزوی انکشاف

مکرم ماسٹر امیرِ عالم صاحب، شیخوپورہ

(۴)

اتمام پذیری مراحلِ تخلیق:

طبیعی کے بعد پہلے نفسِ واحدہ والی حیوانی تشکل تک عبوری عرصہ میں جس قدر چھوٹی بڑی مخلوق جس رنگ میں عالمِ صغیر سے لے کر عالمِ کبیر تک پیدا ہوئی۔ وہ ساری نفسِ واحدہ کی عددی تخلیق اکائی کا حکم رکھتی ہے۔ کیونکہ اس دور میں نفسِ واحدہ کا وجود بظاہر حسبِ مدارج طبع آخری ترقی یافتہ وجود تھا اس لئے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس سے سابقہ وجود بھی یک جسمی تھے۔ نر و مادہ الگ الگ نہ تھے بلکہ نفسِ واحدہ میں بھی ہر دو طاقتیں مخفی تھیں اور آخری ترقی یافتہ نفسِ واحدہ تک یہی سلسلہ نسل جاری رہا۔ کلامِ الٰہی سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کیونکہ وہ نفسِ واحدہ تک سابقہ تخلیق میں تذکیر و تانیث کا مطلق ذکر نہیں کرتا البتہ اس کے بعد جوڑوں اور انسانی رجال و نساء کا ذکر کرتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے تذکیر و تانیث کا سلسلہ الگ الگ جاری نہ تھا۔

رجال و نساء کی تخلیق کے بعد کلامِ الٰہی سے نفسِ واحدہ کی ہستی کے بقاء کا ثبوت نہیں ملتا۔ کیونکہ اس کا بہترین متبادل انسان پیدا ہو گیا تھا۔ اس لئے طبعاً یہی ماننا پڑتا ہے کہ تخلیقِ انسان کے بعد نفسِ واحدہ کا سلسلہ حیات اتمام پذیر ہو کر ختم ہو گیا ہوگا۔ اور اصولِ استقرار سے ہم یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہیں کہ ہر دورِ تخلیق میں یہ کڑی طبعی طور پر اپنا فریضہ ادا کر کے اسی طرح اپنی عارضی نوعی حیثیت کھو بیٹھی ہوگی جس طرح نفسِ واحدہ اپنا مقررہ وظیفہ ادا کر کے صفحۂ ہستی سے ناپید ہو گئی۔ استخراجی اصول بھی اسی کے ہم آہنگ ہے۔

ان سانحات طبعی سے ہمیں اصولِ ارتقاء کا پتہ چلتا ہے کہ ہر عارضی نوع حیاتِ انسانی اتمام پذیر ہو کر اپنا فرضِ منصبی طبعی طور پر ادا کرنے کے بعد یہی [illegible] مخلوقات سے بہتر [illegible] تر نوعِ جدید پیدا کر [illegible] چلی گئی اور اس کی حیات عمل کے اختتام پر نوعِ جدید اس کی جگہ لیتی رہی یہاں تک کہ رفتہ رفتہ اکمل و اسلم مرد و زن نے پیدا ہو کر مستقل طور پر سلسلہ تخلیقِ انسان کا کام اپنے ذمہ سنبھال لیا مرد و زن کا الگ الگ تقسیم ہو کر ابھرنا مقصد تخلیقِ حیات کے بارے میں سلسلۂ تخلیق کا آخری ترقی یافتہ کارنامہ ہے۔ اس میں ہر مرحلۂ تخلیق آنے والے کے لئے قربانی کے بکرے کی طرح ختم ہوتا چلا گیا اور اس کے گوشت پوست سے دوسرے مرحلہ کے افراد کی ہڈیاں خون چوس کر تعمیر ہوتی رہیں۔

سبق آموز معانی:

اتمام پذیری مراحل کے سبق آموز معانی یہ ہیں کہ سلسلہ حیات نوعِ انسان میں سابقہ افراد کے اختتام پذیر ہو جانے سے گو وہ بظاہر اور بصفتہا تو ختم ہو جاتے ہیں مگر فردِ جدید کا سلسلہ کراماتِ عمل بذاتہٖ و بصفاتہٖ جاری ہو جاتا ہے اور ان کی قوتِ فعال دنیا میں طبعی مقررہ حد تک معجز نمائی عمل کرتی رہتی ہے تاوقتیکہ کوئی فردِ جدید اسے اپنی بالاتر طبعی قوتِ عمل سے ختم نہ کر دے پس لفظ اتمام پذیری مستقل میں افرادِ سابقہ کے حیاتی کردار کے اختتام کے ساتھ فردِ جدید کی بالاتر طبعی قوت و استعداد سے کام لینے کی اہلیت اور استطاعت کی نفی نہیں کرتا بلکہ اس کے علی الرغم فردِ جدید کی قوت کے اظہار کا اعلان کرتا ہے جو اس میں اصولِ ارتقاء کے تحت طبعاً موجود ہوتی ہے اور جس کے لئے وہ اپنے عمل میں طبعاً آزاد اور خود مختار ہے۔ مختصر یہ کہ فردِ خاتم اگر ایک طرف سلسلہ سابقہ کی بندش پر اپنی طبعی مہرِ عمل ثبت کرتا ہے تو دوسری طرف استقرائی طور پر خاتم جدیدہ کے کمالات کردار و عمل کے اظہار و اجراء کا موجب ہے۔

اس قدر معترضہ زنی کے بعد ایک دفعہ پھر آیۂ کریمہ:-

"اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ
اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ
خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ
ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ
فَیَکُوْنُ ؕ"

(آلِ عمران ع ۶)

کا سرسری نظر سے مطالعہ کیجئے تو سارے مضمون کا خلاصہ آیۂ کریمہ کی مختصر عبارت میں مخفی معلوم ہوتا ہے۔ اس میں حضرت عیسیٰؑ اور آدم کی مماثلتِ پیدائش میں مندرجہ ذیل حقائق کا بیان مخفی ہے:-

(۱) خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ۔ آدم اور عیسیٰؑ ہر دو حضرات کے وجود کا خمیر مٹی سے اٹھایا گیا۔

(۲) ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ۔ اس میں لَہٗ کی ضمیر کا اختصاص ان معنی کا مظہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے مدّنظر کوئی خاص سلسلہ تخلیقِ آدم تھا جو انواعِ دیگر کے نوعی رشتہ کی آمیزش سے پاک ہو

(۳) آیۂ کریمہ میں مٹی سے لے کر پیدائشِ آدم تک کے درمیانی دور کی مخلوق کا ذکر حذف کر دیا گیا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ اس مخصوص مٹی سے محض تخلیقِ آدم مقصود تھی۔ اسی واسطے اس مخصوص مٹی سے آدم کو پیدا کرنے کا حکم ہوا اور مٹی سے سلسلہ تخلیق شروع ہو جانے کے بعد قَالَ لَہٗ کا ارشاد کا ارشاد فرما کر اس کے لئے الگ تخلیق در ربوبیت کا سامان مہیا کیا گیا جس سے آدم نے فیکون ہونا تھا۔ ورنہ منجانب اللہ قَالَ لَہٗ کے ارشاد کا کیا موقع تھا۔ ارشادِ ربّی میں یقیناً کوئی رازِ حقیقت مخفی ہے۔

(۴) فیکون نے ثابت کر دیا کہ خدا تعالیٰ اس مخصوص مٹی سے جس آدم کو پیدا کرنا چاہتا تھا۔ وہ حسبِ منشائے ایزدی پیدا ہو گیا۔ اس کلام سے صاف واضح ہے کہ تخلیقِ آدم میں کسی اور جنس کا گٹھ جوڑ کرنا تخلیقِ انسانی کے الٰہی منصوبہ کی قدرتِ فطرت میں خواہ مخواہ دخل اندازی ہے جس سے تخلیقِ انسانی کا مقصدِ حقیقی فوت ہو جاتا ہے۔

(۵) بالفرض آیۂ کریمہ کے مفہوم کا رُخ حضرت آدم صفی اللہ کی طرف منتقل کر دیا جائے کیونکہ اس میں دو ماموروں حضرت آدم اور ابنِ آدم دونوں کی مماثلت پیدائش کا واضح طور پر ذکر ہے تو اس کا مفہوم یہی ہوگا کہ خدا تعالیٰ کو حضرت آدم کی پیدائش مقصود تھی جو مذہباً تمام بنی نوع کا ابوالبشر اور واجب التعظیم خلیفۃ اللہ فی الارض ہے اور مندرجہ بالا مفہوم مزید شدت تخصیص نوعِ آدم کا متحمل ہو جاتا ہے جس کا مطلب یہی ایک نقطہ ہے کہ اس آدم کی پیدائش کی استعداد عنصری طور پر اسی مخصوص مٹی میں مخفی طور پر ودیعت کر دی گئی تھی۔ چنانچہ اسی مٹی سے درجہ بدرجہ دیگر عوالم سے ربوبیت پا کر مطلوبہ آدم پیدا ہو گیا۔

ہر دو صورتوں میں یہی امر منکشف ہوتا ہے کہ تخلیقِ آدم دیگر انواعِ عالم سے الگ منفرد اور ممتاز ہے بذاتہٖ و بصفاتہٖ۔ قدرت کو انسانی حیثیت اصلی کے سبب اسے حیثیتِ ادنیٰ سے الگ رکھنا ضروری تھا ورنہ وہ ان کے طبعی صفات کے باعث ان سے زندگی کیفیت کا حامل نہ ہوتا اور اس میں بزرگی معدوم ہوتی اور وہ بھی نباتات اور حیوانات کی طرح زمین پیوستگی اور لاشعوری کے اوصاف سے عاری نہ ہوتا۔ آیہ کریمہ

"اَلَّذِیْۤ اَحْسَنَ کُلَّ
شَیْءٍ خَلَقَہٗ وَ بَدَاَ
خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ
طِیْنٍ"

(السجدہ ع ۱)

سے مزید اس بارے میں روشنی پڑتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے تخلیقِ انسان کے سابقہ مخفی اور غیر مرئی مراحلِ تخلیق نہایت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احسن طور پر پورے کئے تھے اور
ان کے بعد پہلا عرصہ مرحلہ طین
بھی [illegible] کی اعلیٰ شکل میں وجود
میں آیا تھا۔
آیہ ہذا میں تخلیق کا ذکر دو
حصوں میں کیا گیا ہے۔ اول کل
مخلوق کے احسن طور پر پیدا کرنے
[illegible] دوم مٹی سے تخلیق انسان کا
... کا مطلب یہ ہوا کہ تخلیق
عالم ... کے بعد مٹی سے تخلیق
انسان ہوئی۔ اور یہ کہ جملہ انواع
مخلوق کی تخلیق پہلے ہوئی تھی۔
اس کے بعد مٹی سے تخلیق انسان
کا عمل الگ طور پر ہوا۔ طریق
تخلیق کی مناسبت کے لحاظ سے وہ
مٹی بھی احسن تھی جو معناً اسے
دیگر اقسام الارض سے ممیز کرتی
ہے اور جو انسانی احسن تقویم کے
لحاظ سے ضروری بھی تھی۔ سائنسی
تحقیق سے بھی یہ امر ثابت ہے
کہ انسان سب سے آخر میں پیدا
ہوا ہے۔ آخری اکمل شے کی تخلیق
کی بنیاد احسن عناصر پر ہی رکھی
جاتی ہے۔
کلام الٰہی معجز نمائی کر رہا ہے
کہ آیہ ہذا میں تخلیق انسان کا ذکر
انسانی عظمت و اہمیت پر
روشن دلیل ہے۔ جو اسے تمام
مخلوق عالم پر فضیلت اور
فوقیت بخش دیتا ہے۔ غرضیکہ
جملہ مراحل تخلیق انسانی کا یہی حال
ہے اور اس کا ثبوت اس کا احسن
تقویم ہونا ہے۔

احسن تقویم:

جیسا کہ فرمایا:-
"لَقَدْ خَلَقْنَا
الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ
تَقْوِیْمٍ"
(التین ع ۱)
آیہ مبارکہ میں خلاق عام نے
انسان کو اشرف المخلوق کے شرف
سے مشرف فرمایا ہے۔ احسن تقویم
کا مطلب ہوا انسانی پیدائش
حیات کا وہ سلسلہ جس کی ابتدا
کسی اعلیٰ عنصر یا جوہر سے ہوئی
اور بعد ازاں حیات عالمی کے
خاص بہترین اجزا سے اس کی
پرورش ہوتی چلی گئی تا آنکہ وہ
منشائے ازلی کے مطابق مہذب
و متمدن بن کر اعلیٰ فرائض کی انجام دہی
کے قابل ہو گیا۔ المختصر صفات عالیہ
سے متصف انسان کی انتہا تقویٰ
سے قرب الٰہی کا حصول ہے۔
سورۃ النساء کی پہلی آیت
سے واضح ہے کہ احسن تقویم میں
تقویٰ کا جوہر کام کر رہا ہے جو شروع
سے فطرت آدم میں ودیعت ہے۔
ورنہ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا کہہ کر
انسان سے تقویٰ سے کام لینے کا
مطالبہ نہ کیا جاتا۔ کیونکہ تقویٰ کا عالم
حیوانیت سے کیا تعلق ہے؟ اس
لحاظ سے عالم انسانیت اور عالم
حیوانیت دونوں میں کوئی مشارکت
نہیں ہے اور نہ ہی تقویٰ کا جوہر
میکانکی طور پر فطرت انسانی میں پیدا
ہو سکتا ہے۔ جب تک وہ خاص
منصوبہ بندی سے نہ کیا گیا ہو۔ پس
رب العالمین نے اسی جوہر تقویٰ سے
انسانی ربوبیت کی اور آبیاری کی اور
اس جوہر تقویٰ کے نتیجہ میں دیگر صفات
حسنہ ذات انسانی میں نمایاں ہوئیں
اور بمصداق آیہ کریمہ:-
"فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ
فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا"
(الروم ع ۴)
فرمایا کہ ذات الٰہیہ نے ذات انسانی کی
طرف اپنی فطرت عالیہ کا انتساب کیا
ہے اور حضرت انسان نے اپنے کردار
سے دنیا کے سامنے اس کا پورا پورا
ثبوت بھی دے دیا ہے۔ اس اتقیٰ عقل
اور سعادت سے عالم حیوانیت نہ صرف
عاری بلکہ محروم ہے اور نہ ہی اس کے
لئے مکلف۔ اسی لحاظ سے وہ طبعزاد
عقیدہ وحدت الوجود بھی ختم ہو جاتا
ہے کہ کائنات ہستی باری تعالیٰ کی
لطیف ہستی کا کوئی مجسم عضوی حصہ
ہے جس کے باعث علمائے اسلام
صدیوں تک غفلت میں پڑے ہوئے
ہیں۔

باطل عقیدہ

دنیا کی ہر قوم میں یہ عقیدہ زبان
زد عوام ہے کہ انسانی مخلوق کی ابتدا
محض بابائے آدم سے ہوتی ہے اور
پھر نسل آدم ساری دنیا میں پھیل
گئی۔ اس بارے میں عجیب و
غریب قصے کہانیاں بہت مشہور
ہیں مگر سائنس، تاریخ اور کلام الٰہی
سے ایسا کوئی الگ ثبوت ثابت
نہیں۔ سائنسی تحقیق اور کلام الٰہی
ہر دو اس بارے میں متفق ہیں کہ
شروع میں کوئی نفس واحدہ مخلوق ہوا
اور اس سے ذکور و اناث کی تخلیق
ہوئی اور پھر مرد و زن ترقی یافتہ صورت
میں وجود میں آئے مگر کسی اکیلے آدم
سے یہ سلسلہ تخلیق ثابت نہیں اور
یہ عقیدہ دستور فطرت کے خلاف
بھی ہے۔ صحیح عقیدہ یہی ہے کہ جن
مخلوق سے رجال و نساء کثیر تعداد
میں پیدا ہوئے اور بابائے آدم کا
خانہ خالی ہے۔ تخلیق انسان کے ضمن
میں شروع میں نطفہ امشاج کا ذکر
ہو چکا ہے جس سے بآسانی یہ اندازہ
لگایا جا سکتا ہے کہ بلا مادہ اکیلا آدم
تخلیق انسان پر قادر نہ تھا۔ لہٰذا یہ
سراسر بے بنیاد اور طبعزاد عقیدہ ہے
جس کی پیدائش نہ معلوم کن عناصر
اور اسباب کی رہین منت ہے۔
البتہ سورۃ الاعراف کی ۳۵
ویں آیت میں یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ فرما کر
اولاد آدم کو مخاطب کیا گیا ہے۔
قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں کہ سورۃ
النساء کی پہلی آیہ مبارکہ میں رجال و نساء
بابائے آدم کے وجود کی مطلق نفی
کرتی ہے اور رجال و نساء کی تخلیق
بابائے آدم کی بجائے جس مخلوق
کی طرف منسوب کرتی ہے تو کلام الٰہی
کے مقرر فرمودہ کلیہ کے خلاف بابائے آدم
کیسے غیب سے پیدا ہو گئے۔ لہٰذا
یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ کے الفاظ ہمیں غور و
فکر کی دعوت دے رہے ہیں کہ
مطلب سعدی دیگر است والا معاملہ
تو نہیں۔ غور کرنے سے ہم اس نتیجہ
پر پہنچتے ہیں کہ بنی آدم سے مطلب
جنس آدم یا بنی نوع آدم ہے یعنی
انسان جس میں تمام انسان بلحاظ
آدمیت شریک ہیں۔ ورنہ بابائے
آدم کے وجود کی نفی کے باوجود اولاد
آدم کہاں سے نازل ہوتی۔ اور
آدم بھی وہ جو بچہ پیدا کرنے کے
لوازمات سے عاری تھا۔ لہٰذا شروع
میں نہ آدم تھا اور نہ حوا۔ وہ بزرگ
بہت عرصہ بعد کی پیداوار ہیں۔
حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید
میں جہاں جہاں آدم کا لفظ استعمال
ہوا ہے وہاں اسے ہر بار کسی مامور
من اللہ کی ذات پر چسپاں کیا گیا
ہے۔ پہلا آدم وہ تھا جس کی شان
میں سبحانہ اللہ
"اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی
الْاَرْضِ خَلِیْفَةً"
(البقرہ ع ۴)
کا ارشاد وارد ہوا ہے اور پھر یہی لفظ
بار بار دوسرے زمانوں کے مامورین کے
بارے میں مستعمل ہوتا رہا۔ جس کا مطلب
یہ ہے کہ ان انبیاء سے جدید سلسلہ
ہائے مذاہب پیدا ہوئے۔ لفظ آدم کا
استعمال قرآن مجید میں کسی ابتدائی بابائے
آدم کی ذات کے گرد نہیں گھوم رہا کہ
ہم اسی کی طرف عقلی و نقلی تکیہ لگا کر
بیٹھے رہیں بلکہ مختلف زمانوں میں مختلف
قوموں کی طرف مبعوث ہونے والے مامورین
کی نشاندہی کر رہا ہے اور اس میں ان
مامورین اور ان کے کارناموں کی عظمت
پائی جاتی ہے جو چند خاص انگلیوں پر
گنی جانے والی بزرگ ترین ہستیاں ہیں
جن کے خاص کارناموں سے دنیا معمور
ہے اور تاریخ ان کی طرف اشارے کر
رہی ہے اور یہ کلام الٰہی کی حکمت و
بلاغت کا زبردست نشان ہے۔ کہ اس
نے پہلے آدم صفی اللہ کی طرح نئے مذاہب
کے سلسلہ کی داغ بیل ڈالنے والے مامورین
کو آدم بنا کر بندگان مخلوق کو یہ سبق دیا
کہ تخلیق حیات کی طرح تخلیق آدم الانبیاء
بھی جدید مراحل ارتقائے مذہب کو بھی
ضروری ہے جو بالآخر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام
کی اکمل و اتم صورت کی متقاضی ہے
اس لحاظ سے بنی آدم کے معنی بنی نوع
انسان کے علاوہ اس آدم کی طرف راجع
ہوں گے جس کی طرف کوئی قوم اپنے آپ
کو مذہباً منسوب کرتی ہے۔
مزید برآں لفظ آدم عام معنوں
میں بھی مستعمل ہے جو مختلف صورتوں
اور معنوں میں ذات انسان پر بولا
جاتا ہے۔ مثلاً" درندے کو آدم خور
کہا جائے تو آدم سے عام انسان مراد
ہوں گے نہ کہ بابائے آدم۔ پس لفظ
آدم نوع آدم کی جنس کی طرف اشارہ
کرتا ہے۔ (باقی)

اعلان نکاح

۱۳ جون کو بعد نماز عصر مسجد المہدی
گولبازار ربوہ میں مکرم قریشی فضل حق صاحب
نے میرے لڑکے عزیزم عبدالحمید سلمہ اللہ کے
نکاح ہمراہ عزیزہ رخسانہ سرفراز بنت مکرم
سید نیاز محمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ بعوض
دس ہزار روپے مہر کا اعلان فرمایا۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس
رشتہ کو ہر جہت سے مفید و بابرکت اور
مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین
(... عبدالغنی دارالرحمت شرقی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمباکو نوشی اور انسانی صحت

مکرم عمران مسعود صاحب متعلم نشتر میڈیکل کالج ملتان - حال ربوہ

تمباکو نوشی ایک فضول اور نقصان دہ عادت ہے کیونکہ اس سے انسان نہ صرف بے فائدہ کثیر روپیہ دھوئیں کی شکل میں ضائع کردیتا بلکہ اس کے نتیجہ میں اپنے لئے بیشمار بیماریاں سمیٹ لیتا ہے۔ گویا دام دے کر مصیبت پلے باندھ لی جاتی ہے۔ زمانہ حال کی تحقیقات کی وجہ سے آجکل مغربی ممالک اور دنیا کے دوسرے بہت سے ممالک اس کے خلاف مہم چلا رہے ہیں۔

حال ہی میں ورلڈ ہیلتھ ڈے کے موقعہ پر ڈائریکٹر جنرل ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن ڈاکٹر ایچ میہلر (DR. H. MAHLER) نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ سگریٹ نوشی اور بہت سی انسانی بیماریوں میں موجود رشتہ واضح طور پر ثابت کردیا گیا ہے۔ خاص طور پر دل اور نظامِ تنفس کی ہر طرح کی بیماریوں میں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت پہلے ہی اِسے لغو فعل قرار دیا اور اپنی جماعت کو اس سے بچنے کی تلقین فرمائی چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"تمباکو کو ہم منکرات میں داخل نہیں کرتے لیکن یہ ایک لغو فعل ہے اور مومن کی شان ہے۔ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ اگر کسی کو طبیب بطور علاج بتائے تو ہم منع نہیں کرتے ورنہ یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتا تو آپ اپنے صحابہ کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے۔"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء)

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (W.H.O) کے اعداد و شمار کے مطابق جو میڈیکل گزٹ میں شائع ہوئے سگریٹ نوشی ہر سال دس لاکھ لوگوں کو ابدی نیند سُلا دیتی ہے۔ چنانچہ کلام اللہ سے علم پاکر خدا تعالیٰ کے مامور جس "لغو" فعل سے عوام الناس کو منع فرما گئے فی زمانہ تحقیقات اس کے برحق ہونے کی دُہائی دے رہی ہیں۔ اور جوں جوں مادی وسائل پر مبنی ذہنی ترقی ان بداثرات پر سے مزید پردہ اٹھائے گی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی پر مُہر تصدیق ثبت کرتی چلی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

نظامِ تنفس

(RESPIRATORY SYSTEM)

(۱) پھیپھڑوں کا سرطان

(BRONCHOGENIC CARCINOMA)

دوسری جنگ عظیم سے قبل یہ بہت کم دیکھنے میں آتا تھا لیکن اس کے بعد سے یہ مسلسل بڑھتا رہا ہے اور اب سرطان کی وجہ سے ہونیوالی اموات میں سے سب سے زیادہ اموات (۲۱%) اسی کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

وجوہات:۔ اگرچہ اس کے وقوع میں آنے کے لئے بہت سے عوامل کارفرما ہیں سگریٹ نوشی ان میں سے اکیلی سب سے اہم کردار ادا کرتی ہے اور W.H.O کے مطابق پھیپھڑوں کے کینسر میں ۹۰% اموات کی ذمہ دار ہے۔ جو تین عوامل پر مدار کرتا ہے۔

(۱) سگریٹوں کی روزانہ تعداد

(۲) پینے کی عادت کی مدت۔ اور

(۳) دھواں اندر نگل جانے کی عادت

ایسے لوگ جو روزانہ ۱۰ سے زیادہ سگریٹ پیتے ہیں اُن میں مذکورہ کینسر کا خطرہ سگریٹ نہ پینے والوں کی نسبت ۴۶% زیادہ ہوتا ہے۔ البتہ سگار اور پائپ پینے والوں میں یہ خطرہ نسبتاً کم ہوتا ہے۔

سگریٹ کے دھوئیں میں چند ہائیڈرو کاربن ہوتے ہیں جو بعض ENZYMES کے ذریعے ایسے مادے میں تبدیل ہوجاتے ہیں جو سانس کی نالیوں کی دیواروں میں ایسی تبدیلیاں پیدا کردیتا ہے جو بعد میں کینسر کی شکل اختیار کرلیتی ہیں۔

سگریٹ اور اس سرطان کا تعلق اس بات سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ کینسر مردوں میں عورتوں کی نسبت ۴ گنا زیادہ ہے جو کہ مردوں میں سگریٹ نوشی کی زیادہ عادت سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

جب یہ کینسر شناخت ہوسکتا ہے اُس وقت تک یہ بہت زیادہ پھیل چکا ہوتا ہے۔ چونکہ یہ کینسر زیادہ تر سگریٹ نوشی سے تعلق رکھتا ہے لہٰذا سگریٹ سے پرہیز کرنے سے اس سے بچے رہنا انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔

(۲) کرونک برونکائیٹس

(CHRONIC BRONCHITIS)

اگر کم از کم دو سالوں سے سال میں سے کم از کم تین ماہ کے لئے کھانسی اور بلغم کی شکایت موجود ہو تو مریض کو کرونک برونکائی ٹس ہوتا ہے۔ جب یہ بیماری بہت پرانی ہوجائے تو چار خطرات اپنے اندر رکھتی ہے:

(۱) سانس کی آمد و رفت میں بڑھتی ہوئی مزاحمت۔

(۲) دل کے دائیں حصہ کا آہستہ آہستہ کام بند کردینا۔ اور

(۳) پھیپھڑوں کے کینسر کے لئے زمین فراہم کرنا۔

(۴) مسلسل کھانسی سانس کی نالیوں میں غیر معمولی پھیلاؤ کا باعث بن جاتی ہے۔ (BRONCHIECTASIS) جس کی وجہ سے رطوبت اُن پر ٹھہر جاتی ہے اور BACTERIA انفکشن کا باعث بنتے ہیں۔

وجوہات:۔ یہ فضائی آلودگی کے سانس کی نالیوں کے ساتھ مسلسل اتصال کے نتیجہ میں ظاہر ہوتی ہے جس میں سے سگریٹ کا دھواں سب سے اہم ہے۔ W.H.O کے مطابق کرونک برونکائیٹس کی وجہ سے ہونیوالی اموات ۷۵% سگریٹ نوشی کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

۳۔ دمہ (ASTHMA) جو فضا کی خاص قسم کی کثافتوں سے الرجی کی وجہ سے ہوتا ہے اُن میں سے ایک سگریٹ کا دھواں بھی ہے۔

نظامِ دورانِ خون

(CARDIOVASCULAR SYSTEM)

۱۔ خون کی نالیوں کا سخت ہوجانا

(ATHEROSCLEROSIS)

موجودہ وقت میں انسان کو سب سے بڑا خطرہ دل اور دوران خون کے نظام کی بیماریوں سے ہے جو کہ دن بدن بڑھ رہا ہے۔ ۱۹۷۸ء میں کل اموات کے ۵۳% کی ذمہ دار یہی تھیں جبکہ ۱۹۶۳ء میں کل اموات کا ۵۱% اور ۱۹۳۷ء میں ۴۲% تھیں۔ ان کا خطرہ عمر کے بڑھنے کے ساتھ بڑھتا ہے اور یہ دنیا کی ترقی یافتہ اقوام میں زیادہ پائی جاتی ہیں۔

وجوہات:۔ اگرچہ اس کی بھی کوئی ایک تسلیم شدہ وجہ نہیں ہے البتہ بہت سے RISK FACTORS موجود ہیں جن میں سے ۴ زیادہ اہم ہیں۔ جو یہ ہیں:۔

(۱) خون میں چکنائی اور

(۲) شکر کی زیادتی

(۳) بلڈ پریشر کا زیادہ ہونا۔ اور

(۴) سگریٹ نوشی۔

خون کی نالیوں کی دیواروں میں چکنائی اور پروٹین کے آمیزہ (LIPOPROTINE) کا جمع ہوجانا اس بیماری کا جزو لاینفک ہے

سگریٹ نوشی کا کردار:۔ سگریٹ کے دھوئیں میں موجود کاربن مونو آکسائیڈ (CO) خون میں موجود آکسیجن (O_2) کی جگہ لے لیتی ہے اور اس طرح سے جب خون کی نالیوں کی دیواروں کو آکسیجن نہیں ملتی تو وہ ENZYMES جو چکنائی اور پروٹین کے آمیزہ کو دیواروں پر جمع نہیں ہونے دیتے متاثر ہوجاتے ہیں اور دیواروں میں جمع شدہ آمیزہ نالیوں کو سخت کردیتا ہے۔

W.H.O کے مطابق دورانِ خون کے نظام میں خرابی کے باعث ہونے والی اموات کا ۲۵% سگریٹ نوشی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

خون کی نالیوں کی یہ سختی اس وقت تک ڈاکٹر کے نوٹس میں نہیں آسکتی جب تک کہ اس کے ۴ بدنتائج میں سے کوئی ایک سامنے نہ آجائے۔

(۱) دل کا دورہ MYOCARDIAL-INFACTION

جب یہ سختی دل کو خون مہیا کرنے والی نالیوں کو متاثر کرے تو دل کو مقررہ خون نہیں ملتا اور اُس کا کام متاثر ہوتا ہے۔ یہ جب ابتدائی مراحل میں ہو تو مریض چلنے پھرنے اور کام کرنے پر سینے میں درد کی شکایت کرتا ہے (ANGINA PECTORIS)

اسی طرح جب دماغ کی نالیاں متاثر ہوں تو STROKE یا فالج (HEMIPLEGIA) ہوسکتا ہے۔

(۲) ان متاثرہ نالیوں میں خون جم سکتا ہے۔ (THROMBOSIS) اور متعلقہ حصہ کو خون کی فراہمی رُک جاتی ہے۔

(۳) اس جمع شدہ خون کے حصے سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ٹوٹ کر مختلف اعضاء میں خون کی فراہمی روک سکتے ہیں (EMBOLISM)

(۴) خون کی نالیوں کی کمزوری اُن سے پھیلاؤ کا باعث بنتی ہے جس کے اپنی جگہ بہت سارے نقصانات ہیں (ANEURYSM)

۲۔ BUERGERS DISEASE

(برگرز ڈزیز) یہ درمیانے سائز کی خون کی نالیوں کی ایک بیماری ہے جس میں خون جم جاتا ہے یہ عموماً بازو اور ٹانگوں کی خون کی نالیوں میں ہوتا ہے۔ متاثرہ عضو میں شدید درد ہوتا ہے اور متاثرہ حصہ آخر کار اس میں دورانِ خون رک جانے کی وجہ سے مُردہ ہوجاتا ہے۔ GANGRENE اور اسے کاٹ کر علیحدہ کرنا پڑتا ہے۔

وجوہات:۔ یہ بیماری ہمیشہ سگریٹ نوشی کرنے والوں میں دیکھنے میں آتی ہے اور نہ پینے والوں میں اس کا ہونا بہت شاذ ہے۔ سگریٹ پینا بند کردینے پر مریض ڈرامائی طور پر اچھا ہوجاتا ہے۔

اس کے علاوہ تمباکو میں نکوٹین دل کی دھڑکن اور بلڈ پریشر کو زیادہ کرتی ہے۔

(بقیہ صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزائر فجی کے ایک مخلص دوست کا ذکرِ خیر

(مکرم مولوی سجاد احمد صاحب خالد امیر و مبلغ انچارج جزائر فجی)

جزائر فجی کے نہایت مخلص اور احمدیت کے فدائی دوست مکرم مقبول سیٹھر صاحب بقضائے الٰہی مورخہ ۲۲ر اپریل بروز منگوار ۱۹۸۰ء اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

وفات کے وقت آپ کی عمر ۹۴ سال تھی۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا — اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر۔

مکرم مقبول سیٹھر صاحب ۲۰ر مارچ ۱۹۱۴ء کو Agreement کے تحت فجی میں یوپی انڈیا سے تشریف لائے۔ آپ شروع سے ہی نیک فطرت اور ہنس مکھ انسان تھے۔ نماز روزہ کے پابند اور متقی تھے۔ ایک راوی کا بیان ہے کہ جب آپ NAKELO مقام پر رہائش رکھتے تھے تو چار میل دور NOUSORI مسجد پیدل جا کر تراویح ادا کیا کرتے تھے۔ بڑھاپا ہونے کی وجہ سے بعض اوقات آپ کو شدید تکلیف بھی اٹھانا پڑتی لیکن آپ ہمت نہ ہارتے۔

آپ ۱۹۴۳ء میں غیر مبائعین میں شامل ہوئے لیکن نیک فطرت ہونے کی وجہ سے ۱۹۶۳ء میں جب ہمارا مشن وہاں کھلا تو آپ نے خلافت کے نظام سے وابستہ ہونے میں بالکل دیر نہ کی اور پہلے سے بڑھ کر دینی کاموں میں حصہ لینا شروع کر دیا اور آخر وقت تک خلافت کے نظام کے ساتھ وابستہ رہے۔

آپ کے حق میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام کہ "میں تیرے ماننے والوں کے اموال اور اولاد میں برکت دوں گا" بڑی شان سے پورا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نو بیٹے اور ایک بیٹی عطا کی۔ وفات کے وقت آپ کے ۵۰ پوتے پوتیاں اور ۳۳ پڑپوتے پڑپوتیاں تھیں۔ دنیا کی ہر نعمت خدا نے آپ کو عطا کی ہوئی تھی اور آپ کے بیٹے بڑے بڑے عہدوں پر سرفراز ہیں۔ آپ کے سب سے بڑے بیٹے مکرم محمد قاسم صاحب مقبول کا بہت بڑا کاروبار ہے۔ اور دین کا کافی علم رکھتے ہیں۔ مکرم عبد اللطیف صاحب مقبول اس وقت پورے فجی کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ہیں۔

یعقوب مقبول صاحب بہت بڑے زمیندار ہیں اور مکرم ممتاز احمد صاحب مقبول کامیاب وکیل ہیں۔ آپ کے تین بیٹے اس وقت کینیڈا میں ملازم ہیں۔ آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے کا نام اقبال مقبول ہے آپ کا صرف ایک بیٹا مکرم شیخ کمال نحاس مقبول صاحب خلافت کے نظام سے وابستہ نہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی احمدیت کی نعمت کو قبول کرنے کی توفیق عطا کرے۔

آپ کی نیکی کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات سے قبل آپ کو اطلاع کر دی تھی۔ وفات سے دو دن قبل جب خاکسار آپ کو ملنے کے لئے گیا تو آپ نے خاکسار کے سامنے اس بات کا اظہار کیا کہ اب زندگی تھوڑی رہ گئی ہے۔ خدا کی طرف سے بلاوا آ گیا ہے اور یہ زندگی کچھ پیر نہیں ہے۔ مکرم مقبول سیٹھر صاحب مرحوم نے بتایا کہ آسمان سے ایک ستارہ کی مانند روشنی نظر آتی ہے جو کہ ان کی وفات کی طرف اشارہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے جنازہ میں ۵۰۰ کی تعداد میں ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی دوست شریک ہوئے۔ علاوہ ازیں غیر از جماعت اور دوسرے مذہب سے تعلق رکھنے والے دوستوں نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقبول فیملی سووا جماعت کی سب سے بڑی فیملی ہے۔ ہر مبلغ کے ساتھ تعاون کرنے والے اور بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے والے ہیں۔

بقیہ ص۵:— **تمباکو نوشی**

نظام انہضام

(DIGESTIVE SYSTEM)

(۱) خوراک کی نالی کا کینسر۔
(ESOPHAGEAL CANCER)

(۲) منہ کے اندرونی حصہ کا کینسر
(CANCER OF ORAL MUCOUS MEMBRA)

تمام ریسرچ ورکر اس بات پر متفق ہیں کہ سگریٹ نوشی اور ان میں ایک مثبت رشتہ موجود ہے اور یہ پائپ اور سگار پینے والوں میں نسبتاً زیادہ ہوتا ہے۔

(۳) معدے اور انتڑیوں کے السر
(PEPTIC ULCER)

نکوٹین معدے میں تیزاب کی زیادتی کرتی ہے جو السر کا باعث ہوسکتا ہے۔ اس کے علاوہ سگریٹ نوشی انسان کی چکھنے اور سونگھنے کی خاصیت کو متاثر کرتی ہے اور اس طرح کھانے کو بد ذائقہ بنا دیتی ہے۔

اعصابی نظام

CENTRAL NERVOUS SYSTEM

سگریٹ پینے سے انسان کی یادداشت اور دماغی کام کرنے میں توجہ مرکوز کرنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے اسی طرح یہ قوتِ ارادی پر اثر انداز ہوتی ہے اور انسان تذبذب کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر سگریٹ پینے والے اسے ناپسند کرنے کے باوجود اس سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتے۔

متفرق اثرات:— سگریٹ نوشی رحم مادر میں پرورش پانے والے بچے پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے جو اکثر قبل از ولادت کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں (PRE-MATURE BIRTH) (اگر والدہ کو سگریٹ پینے کی عادت ہو) اتھلیٹ اور کھلاڑیوں میں قوت برداشت، جسمانی توانائی اور صحیح اندازے (ACCURACY) کی حس کم ہو جاتی ہے۔

اجتماعی طور پر بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت بھی کم ہو جاتی ہے۔

سگریٹ نوشی کے نقصانات واضح ہو گئے ہیں۔ آیئے ہم اس عادت کو اپنے فائدہ کے لئے اور اپنی پوری قوم کے بہترین مفاد میں چھوڑ دیں کیونکہ اس سے نہ صرف پیسہ بچے گا بلکہ پوری قوم کی صحت کو بہت سی بیماریوں سے بچایا جا سکے گا۔

زیادہ پانی پینا اور پھلوں کے جوس پینا سگریٹ کی چاہت کو کم کرتا ہے۔ سادہ غذا کھائیں، چائے کافی اور زیادہ کھانے سے پرہیز کریں کیونکہ یہ قوتِ ارادی کو کم کرتا ہے۔ صبح سیر کے لئے جائیں ہلکی ورزش کریں اور لمبے لمبے سانس لیں اس سے جسم کو آکسیجن وافر مقدار میں پہنچے گی جس سے آپ تازہ دم ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اور اس نافرمانی کو تصور میں لائیں جس کے کرنے والے ہم ہوں گے اگر ہم اس دروازے میں قدم رکھیں جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے لئے "لغو" کہہ کر بند فرما دیا ہے۔

اعلان برائے توجہ لجنات

تمام وہ لجنات جنہوں نے فضل عمر درس القرآن کلاس کے لئے چارپائیوں کی رقم اکٹھی کی ہے وہ جلد از جلد دفتر لجنہ مرکزیہ میں ارسال کر دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

بقیہ ص۶:— خلافت سے محبت رکھنے والے اور اطاعت فرمانبردار ہیں۔ دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی مقبول سیٹھر صاحب کے درجات کو بلند کرے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور آپ کے بچوں اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام اراکین انصار اللہ فوری طور پر توجہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال مجلس مشاورت کے موقعہ پر جماعت کے سامنے جو تعلیمی پروگرام پیش کیا اس میں فرمایا!

(۱) پہلا مرحلہ یہ ہے کہ ہر گھر میں ایک نسخہ تفسیر صغیر کا ہو یا اگر کوئی انگریزی کے شوقین ہیں تو جس انگریزی ترجمہ قرآن میں فٹ نوٹ ہیں وہ اپنے گھر میں رکھتا ہو۔

دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر کی جو پانچ جلدیں چھپ چکی ہیں وہ اس سال کے اندر اندر ہر گھر میں آجائیں۔ کتب حاصل کرنے کے لئے حضور نے فرمایا خدام، انصار اور لجنہ اپنی الگ الگ کلب بنائیں۔ سارے کے سارے اس کلب کے ممبر ہونے چاہئیں۔ چندے اپنی آمد کے لحاظ سے تھوڑے یا بہت کریں۔ مثلاً دو روپے مہینہ کریں یا تین روپے، پانچ روپے یا دس روپے مہینہ کریں۔ باقاعدگی سے ہر شخص پہنچائے میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ میں سے کوئی بد دیانت نہ ثابت ہو۔ ہر ممبر اس کلب میں بالاقساط رقم ادا کرے اس سے ان اقساط کا مطالبہ کرنے کے لئے کوئی جائے گا نہیں۔ وہ خود ہی ہر ماہ یہ قسط ادا کرتا رہے۔

یہ مرحلے دو ہیں کتب کے لحاظ سے لیکن یہ ایک وقت میں چالو ہوں گے اور علیحدہ علیحدہ اس کی رپورٹیں ہوں گی اور میرے پاس آئیں گی۔ اور ایک سال کے اندر اندر ہر گھر میں تفسیر صغیر کا ایک نسخہ اور پانچ جلدیں تفسیر کی ہو جانی چاہئیں۔

(۲) میں نے انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے لئے کچھ اعلان کئے تھے ان اعلانات کا خلاصہ یہ ہے کہ آئندہ دس برس کے اندر جماعت کا ہر فرد اپنی عمر کے مطابق قرآن کریم کی تعلیم سیکھے۔ ہر احمدی (مرد ہو یا عورت) کو قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنی چاہیئے اور اس کے لئے عربی زبان کا جاننا ضروری ہے۔ اس لئے قرآن کریم ناظرہ جان لینے کے بعد اس کا ترجمہ آنا چاہیئے۔ پھر کچھ تفسیر آنی چاہیئے۔ ہر سال تفسیر سیکھنے میں تھوڑی بہت ترقی ہونی چاہیئے۔ انسان اپنی زندگی میں تھوڑی بہت تفسیر سیکھتا رہے یہاں تک کہ موت آجائے۔

(۳) میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگلے دس سال میں جماعت کا سکول کی عمر کا کوئی ایسا بچہ نہیں ہونا چاہیئے جو میٹرک کا امتحان پاس کرنے سے پہلے سکول چھوڑ دے۔ جماعت کا ہر لڑکا کم از کم میٹرک پاس کرے اور جماعت کی ہر لڑکی کم از کم مڈل کا امتحان پاس کرے۔ جماعت کے سارے بچے اگر میٹرک پاس ہو جائیں تو آپ کی دنیا میں انقلاب عظیم پیدا ہو جائے گا۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی برائے لجنات

عنوان:- "اسلام انسان کی جسمانی اور روحانی صحت کا ضامن ہے"

حجم:- ۵ تا ۷ ہزار الفاظ۔

نقد انعامات:- اول =/۳۰۰ روپے، دوم =/۲۰۰ روپے اور سوم =/۱۰۰ روپے۔

آخری تاریخ وصولی ۱۵ ر ستمبر ہے۔

نوٹ:- اس مقالہ کے ضمن میں مورخہ ۶/۳/۸۰ کے الفضل میں جملہ تفصیلات و ہدایات شائع ہو چکی ہیں نیز کئی لجنات کو خط بھی لکھے گئے ہیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنات چندہ تحریک جدید کی طرف توجہ کریں

تحریک جدید حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری کردہ تحریک ہے جس کے ثمرات سے ہر احمدی واقف ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندہ تحریک جدید کا ٹارگٹ پندرہ لاکھ کی بجائے اٹھارہ لاکھ مقرر فرمایا ہے یہ ٹارگٹ تبھی پورا ہو سکتا ہے جب ایک طرف ان خواتین کو تحریک جدید میں شامل کیا جائے جو کسی مجبوری سے ابھی تک شامل نہ تھیں اور اب ان کی استطاعت ہے کہ وہ چندہ دے سکیں دوسری طرف جو بہنیں شامل ہیں وہ کم از کم بیس ۲۰ فیصدی اپنے سابقہ وعدہ پر اضافہ کریں۔ لجنات اس سلسلہ میں خصوصی توجہ دیں تحریک جدید کی اہمیت پر اپنے اجلاسوں میں مضامین پڑھیں نئی نسل پر خصوصیت سے اس کی اہمیت اور عظمت کو واضح کرتے ہوئے ان کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلائیں اور اپنے اپنے حلقوں میں جائزہ لیں کہ جو بہنیں تحریک جدید میں شمولیت کر سکتی ہیں اگر وہ اب تک شامل نہیں ہوئیں تو اس کی کیا وجہ ہے ان کو توجہ دلائیں جو شامل ہیں ان کو ان کے وعدہ میں اضافہ کے متعلق اور بر وقت ادائیگی کی طرف توجہ دلائیں۔ تا یہ ٹارگٹ پورا ہو اور جو عظیم الشان کام تحریک جدید کر رہی ہے وہ خوش اسلوبی سے سرانجام پا سکیں اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نیکی کی طرف توجہ دلانے والا بھی اسی طرح ہے جیسے نیکی کرنے والا۔ آپ نیکی کی طرف توجہ دلا کر دہرا ثواب حاصل کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

عزیزم مرزا سلیم احمد صاحب ولد مرزا حمید الدین صاحب ساکن کمونڈی ضلع خیرپور کا نکاح مسمات غلام فاطمہ صاحبہ میمن بنت ڈاکٹر فقیر محمد صاحب میمن گوٹھ قمر آباد ضلع نواب شاہ کے ساتھ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر مکرم مولانا عمر علی طاہر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے مورخہ ۲۶/۵/۸۰ کو قمر آباد میں پڑھایا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے واسطے برکت کا موجب ہو آمین۔

(سیٹھ بدر الدین کلاتھ مرچنٹ کمونڈی ضلع خیرپور)

شکریہ احباب

۳۱ رمئی کو اخبار الفضل میں میرے بچے عزیز انس احمد کی گمشدگی سے متعلق اعلان شائع ہوا تھا۔ دوستوں کی دعاؤں کے طفیل بچہ مل گیا ہے وہ اپنے نانا جان کے پاس کراچی پہنچ گیا ہے۔ اس دوران بہت سے دوستوں نے مجھ سے زبانی اور تحریری ہمدردی کا اظہار فرمایا اور قارئین الفضل نے دعائیں کیں میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

(مظفر احمد بان سوزوکی مرچنٹ لالہ موسیٰ)

درخواست دعا

میری بڑی پیاری بچی لبنیٰ حبیب احمد پردیسی سے بحالت زخمی آئی ہے۔ بلڈ پریشر زیادہ ہے جو ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ جملہ عزیزان، احباب اور بہنوں سے بچی کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(میجر سید سعید احمد لاہور چھاؤنی)

---

۱۸ ر جون کو منعقد ہونے والے امتحانات کے پرچہ جات ارسال کیجئے (سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تعلیمی ترقی کا منصوبہ

ہر احمدی بچہ میٹرک تک ضرور تعلیم حاصل کرے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم ہدایت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نئے تعلیمی منصوبہ کے تحت ہر احمدی بچے کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ میٹرک تک ضرور تعلیم حاصل کرے۔ اور اپنی عمر کے لحاظ سے کوئی بچہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو میٹرک کا امتحان پاس نہ کرے۔ چنانچہ حضور نے ۷ رمارچ ۱۹۸۰ء کے خطبہ میں فرمایا۔

"ہر طالب علم یعنی school going age (سکول جانے والی عمر) کا ہمارا ہر بچہ دسویں سے پہلے تعلیم نہیں چھوڑے گا۔ ایک ایسی جماعت پیدا ہو جانی چاہیئے جس کا اپنے Age Group کے لحاظ سے کوئی بھی فرد ایسا نہیں ہے جو میٹرک پاس نہیں ہے"

(الفضل ۱۷ر اپریل ۱۹۸۰ء)

حفاظ اور جماعتوں کے لئے ضروری اعلان

جو جماعتیں ماہ صیام میں نماز تراویح کے لئے مرکز سے حفاظ صاحبان کو بلوانا چاہتی ہیں وہ مورخہ ۲۵ رجون تک نظارت ہذا کو اطلاع کر دیں۔ نیز وہ حفاظ جو نظارت ہذا کے ماتحت تراویح میں قرآن کریم سنانا چاہتے ہیں وہ بھی ۲۵ رجون تک نظارت کو اطلاع کر دیں۔ اگر کوئی جماعت اپنے طور پر کسی حافظ صاحب کو نماز تراویح پڑھانے کے لئے مقرر کرے۔ تو اس کی منظوری بھی نظارت سے حاصل کی جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

کاریگروں اور کام سیکھنے والوں کی ضرورت

نصرت آرٹ پریس ربوہ میں کمپوزنگ۔ اور پرنٹنگ کے لئے کاریگروں کی ضرورت ہے۔ نیز ایسے نوجوانوں کی بھی ضرورت ہے۔ جو یہ کام سیکھ کر پریس میں کام کرنا چاہتے ہوں۔ معیار تعلیم کم از کم میٹرک ہونا چاہیئے۔ مرکز سلسلہ میں رہائش کے لئے سنہری موقعہ ہے۔ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے والدین جو اپنے بچوں کو یہ کام سکھانا چاہیں۔ وہ فوری طور پر ہمارے ساتھ رابطہ پیدا کریں۔

کاریگروں کی درخواست میں مندرجہ ذیل کوائف ہونے چاہئیں۔

عمر، تعلیم، تجربہ، کام۔ کس قسم کا تجربہ ہے۔ کون کونسی مشینوں پر کام کیا ہے۔ اس وقت کتنی تنخواہ پر کام کر رہے ہیں۔ ادارہ سے کم از کم کتنی تنخواہ کا مطالبہ ہوگا۔ درخواست امیر جماعت کی تصدیق سے آنی چاہیئے۔

مینیجر نصرت آرٹ پریس گول بازار ربوہ۔

ربوہ اور مضافات ربوہ میں

کوٹھی۔ مکانات۔ پلاٹس۔ نیز زرعی اراضی کے لئے آپ کا اپنا رجسٹرڈ ادارہ آپ کی خدمت کے لئے ہر وقت حاضر ہے۔

آپ کا مخلص و معاون ادارہ

یونائیٹڈ اسٹیٹس رجسٹرڈ اقصیٰ روڈ ربوہ

خدمت دین کیلئے آمادہ احمدی ڈاکٹر صاحبان متوجہ ہوں

دنیا کے کسی بھی ملک میں مقیم احمدی ڈاکٹر صاحبان جو تحریک جدید کے ماتحت بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے آمادہ ہوں اور کم از کم تین سال کے لئے اپنی خدمات پیش کر سکتے ہوں وہ فوری طور پر وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ سے رابطہ قائم کر کے اپنے حالات و کوائف سے آگاہ کریں۔

جماعتوں کے امراء صاحبان اور دوسرے احباب سے بھی گزارش ہے کہ اگر ایسے ڈاکٹر صاحبان کو جانتے ہوں جو ان کے نزدیک اس خدمت کے اہل ہیں۔ تو وہ انہیں اس اعلان کے مضمون سے آگاہ کریں۔ اور وکالت تبشیر کو بھی ان کے نام و پتہ سے مطلع کریں۔

(مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ)

ضروری اعلان

امراء کرام و صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ چندہ عام۔ حصہ آمد و چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ کی وصولی کی مہم از راہ کرم جاری رکھی جائے۔ اور جمع شدہ رقوم ساتھ کے ساتھ ارسال مرکز کر دی جائیں۔ اگلے سال کا بجٹ یکم مئی ۱۹۸۰ء سے ۳۰ رجون ۱۹۸۱ء تک کا چودہ ماہ کا تیار کیا جائے گا۔ مئی اور جون ۱۹۸۰ء کا بجٹ جون کے آخر تک پورا کر دیا جائے۔ اور وصول شدہ رقوم زیادہ سے زیادہ ۳۰ رجون کو ۱۲ بجے دوپہر تک ربوہ میں داخل خزانہ کروا دی جائیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی ہاکی پلیئرز کا اعزاز

خدام الاحمدیہ کی ہاکی کلب ربوہ ٹائیگرز کے دو پلیئرز خالد محمود اور محمد اشرف گل سرگودھا ڈویژن ہاکی ایسوسی ایشن کی ٹیم میں منتخب کئے گئے ہیں۔ واضح ہو کہ ڈویژنل ٹیم کے چناؤ کے لئے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد گراؤنڈز پر اضلاع فیصل آباد، سرگودھا، میانوالی اور جھنگ کے کھلاڑیوں نے ٹرائلز میں حصہ لیا۔ دونوں مذکورہ کھلاڑی پہلی پنجاب انٹر ڈویژنل ہاکی چیمپئن شپ فیصل آباد میں سرگودھا ڈویژن ہاکی ایسوسی ایشن ٹیم کی نمائندگی کر رہے ہیں۔

(رشید احمد چوہدری جوائنٹ سیکرٹری ربوہ ٹائیگرز ہاکی کلب)

درخواست دعا

خاکسار کے چھوٹے لڑکے عزیزم ناصر احمد بعمر ۱۱ ماہ کو چند دن قبل ہیضہ ہوا تھا۔ اس کے بعد پیٹ کی تکلیف ابھی تک چل رہی ہے اور ساتھ بخار بھی رہتا ہے۔ بچہ بہت کمزور ہو گیا ہے اور سخت بے چینی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

منیر احمد طاہر نوید کلاتھ سٹور
حق نواز روڈ۔ راولپنڈی

آنکھوں کی کیورز

موتیابند کیور	CATARACT CURE
سوزش چشم کیور	EYES CURE
ضرب چشم کیور	EYES INJURIES CURE
کمزوری نظر کیور	EYES SIGHT CURE
دھندلی نظر کیور	FOGGY EYESIGHT CURE
کالا موتیا کیور	GLAUCOMA CURE
ناخونہ کیور	PTERYGIUM CURE
گوہانجنی کیور	STYES CURE

پندرہ روپے فی کیور کے حساب سے ملک بھر میں دستیاب ہیں۔ ایک سو گیارہ (۱۱۱) کیورز کی مکمل فہرست اور شرائط کاروبار کے لئے سٹاکسٹ حضرات رجوع فرمائیں۔

کیورٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ربوہ۔ فون ۶۰۷/ ۶۰۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴